يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علمائے امت کی توضیحات کی روشنی میں





تالیف
فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبد الحکیم حسان

فضیلۃ الشیخ ابو سیاف اعجاز احمد تنویر

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علماء کی توضیحات کی روشنی میں

تالیف:

فضیلۃ الشیخ ابوعمرو عبدالحکیم حسان حفظہ اللہ

تفہیم وتعلیق:

ابوسیاف اعجاز تنویر



مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان
Website: http://www.muwahideen.co.nr
Email: salafi.man@live.com

تیسری مثال: فتح مکہ کے روز کچھ مجرموں کا خونِ رائیگاں؟

نبی اکرم ﷺ نے جب مکہ مکرمہ کو کفار و مشرکین کے ہاتھوں آزاد کرایا تھا۔ آپ ﷺ نے تمام اہل مکہ کے لیے آزادی کا پروانہ جاری کر دیا۔ سوائے ان لوگوں کے جنھوں نے اس سے پہلے مسلمانوں کو بہت پریشان کر رکھا تھا۔ خواہ وہ اپنے عمل اور کردار سے پریشان کر رہے تھے یا اپنے قول اور گفتار سے پریشان کر رہے تھے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی ﷫ نے اپنی مایہ ناز تصنیف فتح الباری شرح صحیح البخاری میں، مشہور مؤرخ اسلام علامہ ابن ہشام نے اپنی معروف تالیف "سیرت النبی ﷺ کامل" میں اور دورِ حاضر کے عظیم مصنف فضیلۃ الشیخ صفی الرحمن مبارک پوری نے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر اپنی عالمی شہرت یافتہ کتاب "الرحیق المختوم" میں ان افراد کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ مختلف کتب تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ فتح مکہ کے روز عام معافی کے اعلان کے باوجود جن کا خون رائیگاں قرار دیا گیا تھا وہ کل تیرہ افراد تھے۔ جن میں سے ۹ مرد اور ۴ عورتیں تھیں اور وہ درج ذیل تھے:

1. ......عبد العزّٰی بن خطل
2. ......حارث بن نفیل: تاریخ میں شاید ان کا یہ دوسرا نام "حویرث بن نقید بن وہب بن عبد بن قصی" مذکور ہے۔ کیونکہ دونوں قسم کے ناموں کے تحت ذکر کردہ جرم اور کیفیت و سزا ایک جیسی مذکور ہے۔
3. ......مقیس بن صبابہ کنانی
4. ......حارث بن طلاطل خزاعی
5. ......عبد العُزّٰی بن خطل کی دو لونڈیوں میں سے ایک، جس کا نام ارنب اور غالبًا اس کی کنیت ام سعد تھی۔
6. ......عبد اللہ بن سعد ابی سرح (رضی اللہ عنہ)
7. ......عکرمہ بن ابی جہل (رضی اللہ عنہ)
8. ......ہبار بن اسود (رضی اللہ عنہ)
9. ......کعب بن زبیر (رضی اللہ عنہ)

حیلہ سازی کے لیے) کوئی ناپسندیدہ کلمات کہہ سکیں۔ جو موقع محل کے لحاظ سے ہم مناسب سمجھیں رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس چیز کی اجازت مرحمت فرمائی۔ رات کے وقت جب یہ لوگ مدینہ منورہ سے کاروائی کرنے کے لیے روانہ ہوئے تو سید الاولین والآخرین، امام الانبیاء والمرسلین نے بنفس نفیس ان کو جنت البقیع (اصل نام بقیع الغرقد) تک آکر الوداع کیا۔ یہ سن تین ہجری تھا۔ ربیع الاوّل کا مہینہ تھا۔ چاندنی رات تھی۔ مجاہدین کی اس مختصر سی چھاپہ مار گوریلا ٹیم کو رخصت کرتے وقت آپ ﷺ نے فرمایا: "جاؤ! اللہ تمہاری مدد کرے۔"

⑩......وحشی بن حرب (رضی اللہ عنہ)

⑪......ہند بن عتبہ (رضی اللہ عنہا)

⑫......عبد العزٰی بن خطل کی لونڈیوں میں سے، یہ مسلمان ہوگئی تھی۔

⑬......بنی عبد المطلب میں سے کسی شخص کی ایک لونڈی جس کا نام "سارہ" یا "ام سارہ" تھا۔

مذکورہ بالا فہرست میں سے اوّل الذکر پہلے پانچ تو اس اعلان کے مطابق قتل کر دیے گئے۔ چاہے ان میں سے کوئی کعبہ کے پردوں کے ساتھ بھی لٹکا ہوا تھا۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بارے میں گستاخیاں اور آپ کو اذیتیں ان کی طرف سے انتہاء کو پہنچی ہوئی تھیں۔ گویا اپنے قول اور فعل سے پریشان کرتے تھے۔ جبکہ پہلے پانچ کے بعد بقیہ آٹھ افراد کا جرم قدرے کم تھا۔ انہوں نے اپنے جرائم سے توبہ کی، معافی کی خواہشگار ہوئے اسلام قبول کیا اور اسلام میں رہتے ہوئے اچھا کردار اور رویہ پیش کیا۔ لہٰذا ان کو معاف کر دیا گیا۔[111]

کفار کے معاونین: کالم نگاروں، شعراء، مولویوں اور فوجی اہلکاروں کا حکم:

مذکورہ بالا تمام مثالوں، دلیلوں اور واقعات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم یہ بات کہتے ہیں کہ ہر وہ شخص جو اسلام کے خلاف اور مسلمانوں کے خلاف ہونے والی جنگ میں اپنے قول یا اپنے فعل سے شریک ہوگا، مجاہدین اسلام کے خلاف اپنے ہاتھ یا زبان سے کافروں کی مدد کرے گا وہ کافر اور مرتد ہے۔ ایسے شخص کو قتل کرنا ہر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس اس کام کی استطاعت موجود ہے۔

اس بارے میں وہ تمام افراد برابر ہیں جنھوں نے مسلمانوں کے ناک میں دم کر رکھا ہے اور جینا دوبھر کیا ہوا ہے۔

- چاہے وہ بڑے بڑے حکمران اور لیڈر ہوں۔
- چاہے حکمرانوں کے وزیر اور مشیر ہوں۔
- چاہے ان کی حمایت میں آرٹیکلز (Articles) لکھنے والے کالم نگار ہوں۔

[111] فتح الباری: 40/6160۔ زاد المعاد: 3/411 ۔ سیرۃ النبی کامل لابن ہشام: 2/458۔ الرحیق المختوم: 655

میں طعن و تشنیع کرنے والے افراد کو قتل کرنے پر قدرت اور طاقت رکھتا ہے کہ وہ ضرور اس کام کو سرانجام دے۔ اللہ تعالیٰ کے اوپر اپنا توکل اور بھروسہ کرے۔ وہی اللہ اس کے لیے کافی اور مددگار ہے۔ اس مشن میں اگر اس کی اپنی جان بھی چلی جاتی ہے تو ان شاء اللہ العزیز وہ شہید ہو گا۔ جو اپنا یہ کارنامہ "فی سبیل اللہ" آخرت میں بھیج رہا ہے اس پر وہ اجر و ثواب کا مستحق ہو گا۔

یہ بھی ضروری ہے کہ ان طاغوتوں کو اس طریقہ سے ختم کیا جائے کہ ان جیسے دوسرے افراد بھی اپنی کرتوتوں اور خلافِ اسلام حرکتوں سے باز آجائیں۔ ایسے طریقہ سے ان طاغوتوں کا خاتمہ ہو کہ اللہ کے دین میں کیڑے نکالنے والے اور عیب جوئی کرنے والے جس شخص کو اپنا یہ عمل بہت خوبصورت اور بھلا محسوس ہوتا ہے، یا جو دین اسلام میں طعن و تشنیع کرتا رہتا ہے، یا جو اللہ کے مومن بندوں کو تنگ کرتا رہتا ہے۔ ایسے شخص کے لیے بھی وہ طریقہ روک تھام اور سدباب کا سبب بن جائے اور دیگر تمام مجرمین کے لیے بھی یہ کاروائی عبرت کا نشان بن جائے۔ بالکل ایسے جیسے یہودیوں کا بڑا سردار کعب بن اشرف مجاہدین کے ہاتھوں قتل ہوا تو اس سے باقی یہودی بھی سہم گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر شکایت کرتے ہوئے کہنے لگے: ہمارا قائد و لیڈر دھوکے سے قتل کر دیا گیا ہے (اور اس کو آپ کے ساتھیوں نے قتل کیا ہے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان یہودیوں کی اس شکایت کے جواب میں ان کے قائد کی بری حرکتیں اور شرارتیں بیان فرمائیں۔ نیز یہ بھی واضح کیا کہ وہ لوگوں کو میرے خلاف جنگ کرنے اور مجھے قتل کرنے پر ابھارا کرتا تھا۔ یہ سن کر وہ خوفزدہ ہو گئے اور کچھ کہے بغیر اٹھ کر چل دیے۔

جرم کیے اگر لمبا عرصہ بیت جائے تو:

یہ بات بھی معلوم ہونی چاہیے کہ لمبا عرصہ اور مدت مدید گزرنے کے باوجود جنگی جرائم کی سزا ساقط نہیں ہوا کرتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند جنگی مجرموں کو فتح مکہ کے روز سزا سنائی اور ان کا خون رائیگاں قرار دے دیا اور فرمایا کہ یہ لوگ جہاں بھی نظر آجائیں ان کو قتل کر دیا جائے خواہ وہ مرد تھے یا عورتیں تھیں۔ حالانکہ ان کی طرف سے مسلمانوں کو طرح طرح کی اذیتوں سے دوچار کیے ہوئے ایک لمبا زمانہ گزر چکا تھا۔ جب چند سالوں کے بعد اللہ رب العزت نے مسلمانوں کے ہاتھوں مکہ کو فتح کر دیا تو اس وقت ان کو ان کے ان جرائم کی سزائیں دی گئیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک گروپ روانہ کیا اور فرمایا:

((اِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَ فُلَانًا فَأَحْرِقُوْهُمَا بِالنَّارِ ....)) .[135]

"اگر فلاں اور فلاں شخص تمہیں مل جائے تو ان کو آگ کے ساتھ جلا دینا....."

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَ وَقَعَ فِيْ رِوَايَةِ ابْنِ اسْحَاقَ ((اِنْ وَجَدتُّمْ هِبَّار بْنَ الْاَسْوَدِ وَالرَّجُلَ الَّذِيْ سَبَقَ مِنْهُ اِلٰى زَيْنَبَ مَا سَبَقَ فَحَرِّقُوْهُمَا بِالنَّارِ)) يَعْنِيْ زَيْنَبَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ كَانَ زَوْجُهَا أَبُوْ الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيْعِ لَمَّا أَسَرَهُ الصَّحَابَةُ ثُمَّ أَطْلَقَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْمَدِيْنَةِ شَرَطَ عَلَيْهِ أَنْ يُّجَهِّزَلَهُ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ فَجَهَّزَهَا ، فَتَبِعَهَا هَبَّارُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَ رَفِيْقُهُ فَنَخَسَا بَعِيْرَهَا فَأَسْقَطَتْ وَمَرِضَتْ مِنْ ذَالِكَ ، قَالَ الحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِيْ فَوَائِدِ هَذَا الْحَدِيْثِ : وَفِيْهِ أَنَّ طُوْلَ الزَّمَانِ لَا يَرْفَعُ الْعَقُوْبَةَ عَمَّنْ يَسْتَحِقُّهَا" [136]

"ابن اسحاق کی روایت میں ان لوگوں کے بارے میں کچھ وضاحت بھی آئی ہے جن کو جلانے کا حکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

"اگر تم ہبار بن اسود کو اور اس شخص کو پالو جس سے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بارے میں وہ غلط حرکت سرزد ہوئی تھی۔ جو بھی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ان کو جلا کر خاکستر بنا دینا۔"

مذکورہ روایت میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا جو تذکرہ ہوا ہے۔ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بڑی صاحبزادی سیدہ زینب بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ ان کے خاوند کا نام ابو العاص بن ربیع تھا۔ غزوۂ بدر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اس کو گرفتار کر لیا تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مدینہ سے اس شرط پر آزاد کر دیا تھا کہ وہ مکہ جا کر میری بیٹی زینب کو تیار کر کے میری طرف روانہ کر دے۔ اس نے اپنی بات کو پورا کیا اور جا کر سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو مدینہ روانہ کر دیا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا جب مکہ سے مدینہ کی طرف سفر کر رہی تھیں۔ ہبار بن اسود اور اس کا ایک ساتھی ان کے پیچھے چل پڑے۔ ان دونوں افراد نے عداوت اسلام کی بناء پر سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے اونٹ کو ایک لکڑی چبھو کر بھگا دیا۔ سیدہ زینب بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ سے گر پڑیں اور اس کی وجہ سے بیمار

135 صحیح البخاری=کتاب الجهاد: باب لا یعذب بعذاب الله، الحدیث: 3016

136 فتح الباری: 6/149-150

ہو گئیں۔(اور اسی جرم اور شرارت کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے روز ہبار بن اسود اور اس کے ساتھی کا خون رائیگاں قرار دیا تھا اور فرمایا تھا کہ یہ لوگ جہاں بھی نظر آئیں ان کو قتل کر دیا جائے۔)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: اس حدیث سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ کسی سزا کے مستحق سے لمبا زمانہ بیت جانے کے باوجود سزا ختم نہیں ہوتی۔"(حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے اقتباس کا ترجمہ مکمل ہوا)

مظلوم کا ہاتھ اور ظالم کا گریبان:

فتح مکہ کا یہ واقعہ ایک بہت بڑا ڈراوا ہے اس شخص کے لیے جو مسلمانوں کی عزتوں اور حرمتوں کو آج پامال کر رہا ہے ۔مسلمانوں کا بے دریغ ناحق خون بہا رہا ہے اور ان کے مال و دولت کو اپنے قبضہ میں کرتا جا رہا ہے۔ایسے شخص کو ڈرنا چاہیے کہ زمانے کا وہ دن دور نہیں جب ان مجاہدین کے ہاتھ بھی ان کے گریبان تک جا پہنچیں گے۔(ان شاء اللہ) یہ بھی ذہن نشین رہے کہ عام لوگ تو شاید ان مظالم اور مصائب کو بھول جائیں تو بھول جائیں لیکن مظلوم اپنے اوپر ہونے والے جبر و استبداد کو کبھی نہیں بھولتا ۔ان شاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب مظلوم اپنے اوپر ہونے والے ظلم کا بدلہ لیں گے اور پورا پورا قصاص وصول کریں گے۔"

جب مظلوم کا ہاتھ ظالم کے گریبان تک جا پہنچے گا اس وقت ظالم کو کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو اس پر رحم کرے جس طرح اس سے پہلے مظلوم کی حالت تھی کہ جب مظلوم پر ظلم ہوتا تھا تو آگے بڑھ کر اس وقت ظالم کا ہاتھ نہیں پکڑتا تھا کہ ظالم کو ظلم سے روک سکے۔اس طرح پورا پورا بدلہ اور قصاص ہو گا۔(ان شاء اللہ)　　(وہ چاہے دنیا میں ہو چاہے آخرت میں ہو)

